119567 - پستان سے منہ لگا کر دودھ پینا حرمت کے لیے شرط نہیں

سوال

میرا ایك بچہ ہے اور میری بہن كی بچی ہے میں اپنے بیٹے كو اپنی بہن كا دودھ پلانا چاہتی ہوں تا كہ وہ آپس میں رضاعی بھائی بن جائیں، اور ان كے لیے ایك دوسرے سے ملنا میں كوئی حرج نہیں رہے اور آسانی سے ایك دوسرے كے پاس جاسكیں.
تو كیا اس كے لیے پستان سے منہ لگا كر دودھ پینا شرط ہے یا كہ دودھ نكل كر بچے كو پلایا جا سكتا ہے، اور اگر وہ كسی علاقہ میں ہو تو فریج میں محفوظ كر كے اسے پلایا جا سكتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بہن یا بھائی یا كسی دوسرے كے بیٹے كو دودھ پلانے میں كوئی حرج نہیں؛ تا كہ وہ دودھ پلانے والی عورت اور اس كے بچوں كے لیے محرم بن سكے اور ان كا ایك دوسرے كے پاس جانا آسان ہو.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جسے چاہتیں كہ وہ ان كے پاس آیا جایا كرے تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جنہیں اپنے پاس آنا پسند كرتیں ان كے متعلق اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں كو حكم دیتی كہ وہ انہیں دودھ پلائیں تا كہ وہ ان كے پاس آ سكیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2061) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوم:

حرمت ثابت كرنے والی رضاعت پستان سے منہ لگا كر دودھ پینے پر موقوف نہیں، بلكہ اگر كسی برتن میں ڈال كر بچے كو پلا دیا جائے تو بھی اس سےحرمت ثابت ہو جاتی ہے، جمہور علماء كرام كے ہاں معتبر یہی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" امام شافعی رحمہ اللہ كہتے ہیں: اور ناك كے ذریعہ دودھ پلانا اور پستان كو منہ لگائے بغیر بچے كے حلق میں دودھ ڈال دینا بھی رضاعت كی طرح ہی ہے.

السعوط: ناك كے ذريعہ خوراك دينا، اور الوجور: حلق ميں دودھ ڈالنے كو كہتے ہيں.

اور ان دونوں طريقوں سے حرمت ثابت ہونے كى روايت ميں اختلاف ہے: دونوں روايتوں ميں صحيح ترين يہى ہے كہ اس سے بھى اسى طرح حرمت ثابت ہو جاتى ہے جس طرح رضاعت سے ثابت ہوتى ہے.

شعبى اور ثورى اور اصحاب الرائے كا يہى قول ہے، اور حلق ميں ڈالنے كے متعلق امام مالك بھى يہى كہتے ہيں.

اور دوسرى روايت يہ ہے كہ: اس سے حرمت ثابت نہيں ہوتى، ابو بكر نے يہى اختيار كيا ہے، اور داود كا يہى مسلك ہے، اور عطاء خراسانى ناك كے ذريعہ دودھ كى خوراك لينے كے متعلق كہتے ہيں يہ رضاعت نہيں، بلكہ اللہ تعالى اور اس كے رسول نے رضاعت سے حرمت ثابت كى ہے.

اس كى حرمت كى دليل عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كى يہ روايت ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت وہى ہے جس سے ہڈى پيدا ہو اور گوشت بنے "

اسے ابو داود نے روايت كيا ہے.

اور اس ليے بھى كہ يہ اس طريقہ سے بھى دودھ وہى پہنچتا ہے جہاں رضاعت كے ليے پہنچتا ہے، اور اس طرح خوراك لينے سے بھى گوشت بنتا اور ہڈى بنتى ہے جس طرح پستان سے رضاعت ميں پيدا ہوتى ہے، اس ليے اسے حرمت ميں بھى برابر ہونى چاہيے " انتہى بتصرف

ديكھيں: المغنى (8 / 139).

سوم:

حرمت كے ليے رضاعت ميں شرط يہ ہے كہ پانچ رضاعت ہوں اور بچہ دو برس كى عمر سے تجاوز نہ كرے.

اور يہاں پانچ رضاعت كا حساب اس طرح لگايا جائيگا كہ برتن ميں دودھ ڈال كر بچے كو پانچ مختلف اوقات ميں پلايا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب دودھ ايك ہى بار برتن ميں نكال ليا جائے يا پھر كئى بار نكالا جائے اور پھر اسے پانچ اوقات ميں بچے كو پلايا

جائے تو یہ پانچ رضاعت ہونگی، اور اگر ایك ہی وقت میں پلا دیا جائے تو یہ ایك شمار ہو گی، کیونکہ بچے کے پینے کا اعتبار ہو گا، اور اسی سے حرمت ثابت ہو گی، اس لیے اس کا متفرق اور اجتماع کے فرق کا اعتبار کریں " انتہی

دیکھیں: الکافی (5 / 65).

واللہ اعلم .